36651 ـ قربانی کرنے کا وقت

سوال

قربانی کا جانور کس وقت ذبح کیا جائیگا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

قربانی کرنے کا وقت عید الاضحی کی نماز کے بعد شروع ہوتا اور تیرہ ذوالحجہ کے دن غروب آفتاب کے وقت ختم ہوتا ہے، یعنی قربانی ذبح کرنے کے لیے چار یوم ہیں، ایك دن عید والا اور تین اس کے بعد.

لیکن افضل یہ ہے کہ نماز عید کے بعد قربانی جلد کی جائے جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل تھا، اور پھر عید والے دن وہ سب سے پہلے اپنی قربانی کا گوشت کھائے.

مسند احمد میں بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث مروی ہے کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے روز کچھ کھا کر نماز عید کے لیے جاتے، اور عید الاضحی کے روز نماز عید کے بعد آ کر اپنی قربانی کے گوشت میں سے کھاتے "

مسند احمد حدیث نمبر (22475).

زیلعی رحمہ اللہ نے نصب الرایۃ میں ابن قطان سے نقل کیا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے.

دیکھیں: نصب الرایۃ (2 / 221).

زاد المعاد میں ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی کا قول ہے: ایام نحر (یعنی قربانی کے ایام) یو النحر (یعنی عید والا دن) اور اس کے بعد تین یوم ہیں"

اہل بصرہ کے امام حسن، اور اہل مکہ کے امام عطاء بن ابی رباح، اور اہل شام کے امام الاوزاعی رحمہم اللہ اور فقھاء

کے امام امام شافعی رحمہ اللہ کا مسلك یہی ہے، اور ابن منذر رحمہ اللہ نے بھی اسے ہی اختیار کیا ہے، اور اس لیے کہ تین ایام اس لیے کہ یہ منی اور رمی جمرات کے ساتھ خاص ہیں، اور یہی ایام تشریق ہیں، اور ان کے روزے رکھنا منع ہے، چنانچہ یہ ان احکام میں ایك جیسے بھائی ہیں، تو پھر بغیر کسی نص اور اجماع کے ذبح کرنے کے جواز میں فرق کیسے کیا جا سکتا ہے.

اور دو مختلف وجوہات سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

" منی سارے کا سارا نحر کرنے کے لیے جگہ ہے، اور سارے کے سارے ایام تشریق ذبح کرنے کے دن ہیں " انتہی.

اس حدیث کو علامہ البانی رحمہ اللہ نے السلسلۃ الصحیحۃ حدیث نمبر (2476) میں صحیح کہا ہے.

دیکھیں: زاد المعاد (2 / 319).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ " احکام الاضحیۃ " میں قربانی کرنے کے وقت کے متعلق کہتے ہیں:

" یوم النحر والے دن نماز عید کے بعد سے لیکر ایام تشریق کے آخری دن کا سورج غروب ہونے تك ہے اور یہ آخری دن تیرہ ذوالحجہ کا ہوگا، تو اس طرح قربانی کرنے کے ایام چار ہیں، عید والا دن، اور تین یوم اس کے بعد والے، چنانچہ جس شخص نے بھی نماز عید سے فارغ ہونے سے قبل ہی قربانی کر لی، یا پھر تیرہ ذوالحجہ کے غروب آفتاب کے بعد ذبح کی تو اس کی قربانی صحیح نہیں ہوگی ....

لیکن اگر اس کے لیے ایام تشریق سے تاخیر میں کوئی عذر پیش آ جائے، مثلا اس کی کوتاہی کے بغیر قربانی کا جانور بھاگ جائے اور وہ وقت ختم ہونے کے بعد اسے ملے، یا پھر اس نے کسی شخص کو قربانی کرنے کا وکیل بنایا تو وکیل قربانی کرنا ہی بھول گیا حتی کہ وقت نکل جائے، تو عذر اور نماز بھول جانے یا سوئے رہنے والے شخص پر قیاس کرتے ہوئے کہ جب اسے یاد آئے یا پھر بیدار ہو تو نماز ادا کر لے اس قیاس کی بنا پر وقت نکل جانے کے بعد قربانی کرنے میں کوئی حرج نہیں.

اور ان چار ایام میں دن یا رات کے کسی بھی وقت قربانی کرنی جائز ہے، لیکن دن کے وقت قربانی کرنا زیادہ بہتر اور افضل ہے، اور ان ایام میں سے بھی عید والے روز دونوں خطبوں کے بعد قربانی کرنا زیادہ افضل ہے، اور ہر پہلا دن دوسرے دن سے افضل ہے، کیونکہ ایسا کرنے میں نیکی اور بھلائی اور خیر میں جلدی کرنا ہے " انتہی مختصرا.

اور مستقل فتاوی کمیٹی کے فتاوی جات میں ہے:

" اہل علم کے صحیح قول کے مطابق حج تمتع اور حج قران کی قربانی کرنے کے چار دن ہیں، ایك عید والا دن، اور تین یوم اس کے بعد، اور قربانی کا وقت چوتھے روز کا سورج غروب ہونے پر ختم ہو جاتا ہے "

ديكهين: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (11 / 406).

والله اعلم .